Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Islamic Values in Pakistan's National Education Curriculum: An Analytical Study

پاکستان کے سرکاری تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی عکاسی اور فروغ: ایک تجزیاتی مطالعہ

Robina bibi
MS Scholar Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila
umemuavia48@gmail.com

Abstract
Education plays a vital role in shaping the moral character, social attitudes, and collective identity of individuals. In Pakistan, the educational curriculum is expected not only to impart knowledge and skills but also to promote Islamic values in accordance with the ideological foundations of the country. This study aims to analyze the representation and promotion of Islamic values in Pakistan's public-sector educational curriculum, particularly at the secondary level. It examines the extent to which Islamic teachings and values are incorporated into the textbooks of Islamic Studies, Urdu, and Pakistan Studies. The study focuses on key dimensions of Islamic values, including faith, worship, morality, social responsibility, justice, equality, tolerance, and national identity. It also explores how these values are presented in curricular content and how the selected subjects contribute to their educational and moral development. Furthermore, the study critically evaluates the strengths and limitations of the existing curriculum in reflecting Islamic values and promoting them among students. The research is based on an analytical examination of selected textbooks and relevant educational materials. It is expected to provide a comprehensive understanding of the role of public sector educational curricula in promoting Islamic values and to identify areas requiring improvement for a more coherent and effective integration of Islamic teachings into secondary education.
Keywords: *Islamic Values, Public-Sector Education, Educational Curriculum, Islamic Studies, Urdu Textbooks, Pakistan Studies, Secondary Education, Moral Development.*

تمہید:

تعلیم کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور تہذیبی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا مقصد محض معلومات اور فنی مہارتوں کی منتقلی نہیں بلکہ ایسے افراد کی تربیت بھی ہے جو اپنے معاشرتی، اخلاقی اور قومی فرائض سے آگاہ ہوں۔ پاکستان کے قیام کی نظریاتی بنیادوں اور آئینی تقاضوں کے تناظر میں تعلیمی نصاب سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ طلبہ میں اسلامی تعلیمات، اخلاقی اقدار اور قومی تشخص کو فروغ دینے میں مؤثر کردار ادا کرے۔ زیرِ نظر تحقیق میں پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی عکاسی اور ان کے فروغ کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان کے نصابی مضامین کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ تحقیق میں اسلامی اقدار کے مفہوم اور بنیادی اجزاء کی وضاحت کے بعد یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ نصابی مواد میں عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت، عدل، مساوات، رواداری، احترامِ انسانیت، ذمہ داری اور قومی و ملی تشخص جیسے پہلو کس انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ امر بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے کہ اسلامی اقدار کی محض نصابی موجودگی اور ان کی عملی تربیت میں کیا فرق ہے اور تعلیمی ادارے اس فرق کو کم کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تحقیق کے تجزیے سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ اسلامی اقدار کا مؤثر

فروغ اسی وقت ممکن ہے جب نصابی مواد، تدریسی طریقۂ کار، اساتذہ کے کردار اور تعلیمی ماحول میں باہمی ہم آہنگی موجود ہو۔ اس مطالعے کے نتیجے میں نصابی مضامین کے مابین ربط، عملی سرگرمیوں، اساتذہ کی تربیت اور کردار سازی پر مبنی تعلیمی ماحول کو مزید مؤثر بنانے کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

تعلیم انسانی شخصیت کی تعمیر اور معاشرتی ارتقا کا بنیادی ذریعہ ہے۔ کسی بھی قوم کا تعلیمی نظام اس کے نظریات، تہذیبی روایات، اجتماعی ترجیحات اور مستقبل کے اہداف کی عکاسی کرتا ہے۔ تعلیمی نصاب اسی نظام کا ایک اہم جزو ہے، کیونکہ اس کے ذریعے نئی نسل کو نہ صرف علمی معلومات فراہم کی جاتی ہیں بلکہ اس کی فکری سمت، اخلاقی رجحانات اور معاشرتی رویوں کی تشکیل بھی ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے نصاب محض درسی مواد کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا تربیتی وسیلہ ہے جو معاشرے کے مطلوبہ فکری اور اخلاقی کردار کی تشکیل میں حصہ لیتا ہے۔

پاکستان ایک نظریاتی ریاست کی حیثیت سے معرضِ وجود میں آیا، جس کی اساس اسلامی تعلیمات، مسلمانوں کی جداگانہ تہذیبی شناخت اور اجتماعی خود مختاری کے تصور سے وابستہ ہے۔ اس پس منظر میں پاکستان کے تعلیمی نظام سے یہ توقع فطری ہے کہ وہ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے ساتھ ان اقدار کو ان کی عملی زندگی کا حصہ بنانے میں بھی معاون ہو۔ آئینِ پاکستان کے دیباچے اور متعلقہ آئینی اصولوں میں اسلامی تعلیمات، عدل، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کو اہمیت دی گئی ہے۔ قومی نصاب کے فریم ورک میں بھی آئینی بنیادوں کو نصاب کی تشکیل کے لیے رہنما اصولوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علم اور اخلاق کا تعلق نہایت بنیادی نوعیت کا ہے۔ اسلام علم کو محض معلومات کے حصول تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے معرفتِ الٰہی، تزکیۂ نفس، اصلاحِ کردار اور فلاحِ انسانیت کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ"[1]

ترجمہ: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور علم دیے جانے والوں کے درجات بلند فرمائے گا۔

یہ آیت علم اور ایمان کے باہمی تعلق کی اہمیت واضح کرتی ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں تعلیم و تزکیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔[2] قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"[3]

ترجمہ: وہی ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

اس قرآنی تصور کی روشنی میں تعلیم کا مقصد علمی استعداد کے ساتھ اخلاقی و روحانی تربیت بھی ہے۔[4] چنانچہ پاکستان کے سرکاری تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی موجودگی کا جائزہ لیتے ہوئے صرف اس امر کو دیکھنا کافی نہیں کہ نصابی کتابوں میں اسلامی موضوعات کتنی تعداد میں شامل ہیں، بلکہ یہ جانچنا بھی ضروری ہے کہ ان موضوعات کے ذریعے طلبہ میں مطلوبہ اخلاقی اور معاشرتی رویے پیدا کرنے کی کتنی صلاحیت موجود ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی تناظر میں پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی عکاسی اور فروغ کا

جائزہ لیتی ہے۔ بالخصوص اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان کو اس لیے منتخب کیا گیا ہے کہ یہ مضامین بالترتیب اسلامی تعلیمات، زبان و ادب اور قومی و تہذیبی شعور کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مسئلۂ تحقیق

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کی تعلیم کو اہم مقام حاصل ہے، تاہم ان اقدار کی نصابی موجودگی اور طلبہ کی عملی زندگی میں ان کے نفاذ کے درمیان فرق ایک اہم علمی اور تعلیمی مسئلہ ہے۔ نصابی کتابوں میں اسلامی تعلیمات، اخلاقی اصولوں، اسلامی تاریخ اور معاشرتی ذمہ داریوں سے متعلق مواد شامل ہونا اپنی جگہ اہم ہے، لیکن اس مواد کی حقیقی افادیت اس وقت سامنے آتی ہے جب طلبہ ان تعلیمات کو سمجھیں، ان کی اہمیت سے آگاہ ہوں اور انہیں اپنی عملی زندگی میں اختیار کرنے کے قابل بنیں۔ اس مسئلے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اسلامی اقدار کی تعلیم کو اکثر ایک مخصوص مضمون تک محدود سمجھ لیا جاتا ہے، حالانکہ اسلامی اخلاق اور معاشرتی اصول انسانی زندگی کے تقریباً تمام شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیانت، امانت، سچائی، عدل، احترامِ انسانیت، خدمتِ خلق، برداشت اور ذمہ داری جیسے اوصاف صرف اسلامیات کے مضمون تک محدود نہیں بلکہ اردو، مطالعہ پاکستان اور دیگر تعلیمی مضامین کے ذریعے بھی طلبہ کے فکری و اخلاقی شعور کا حصہ بن سکتے ہیں۔ لہٰذا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کس نوعیت سے پیش کی گئی ہیں، مختلف مضامین ان کے فروغ میں کس حد تک معاون ہیں اور نصابی مواد کو عملی کردار سازی سے مربوط بنانے کے لیے کن پہلوؤں پر مزید توجہ درکار ہے۔

مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. اسلامی اقدار کے مفہوم اور ان کے بنیادی اجزاء کی وضاحت کرنا۔
2. پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی عکاسی کا جائزہ لینا۔
3. اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان کی نصابی کتب میں اسلامی اقدار کی نمائندگی کا تجزیہ کرنا۔
4. نصابی مواد کے ذریعے طلبہ کی اخلاقی، معاشرتی اور قومی تربیت کے امکانات کا مطالعہ کرنا۔
5. اسلامی اقدار کی نصابی تعلیم اور عملی تربیت کے درمیان تعلق کا جائزہ لینا۔
6. نصاب میں اسلامی اقدار کے زیادہ مؤثر فروغ کے لیے قابلِ عمل تجاویز پیش کرنا۔

سوالاتِ تحقیق

تحقیق میں درج ذیل سوالات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے:

1. اسلامی اقدار سے کیا مراد ہے اور ان کے بنیادی اجزاء کون سے ہیں؟
2. پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کس نوعیت سے منعکس ہوتی ہیں؟
3. اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان کے مضامین اسلامی اقدار کے فروغ میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

4. کیا نصابی مواد اسلامی اقدار کی محض معلومات فراہم کرتا ہے یا عملی کردار سازی کے امکانات بھی پیدا کرتا ہے؟
5. اسلامی اقدار کے مؤثر فروغ کے لیے نصاب، تدریس اور تعلیمی ماحول میں کن اصلاحات کی ضرورت ہے؟

منہجِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق نوعیت کے اعتبار سے تجزیاتی اور دستاویزی مطالعہ ہے۔ اس میں اسلامی اقدار کے بنیادی تصورات کی وضاحت کے لیے قرآن و سنت اور متعلقہ علمی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ نصابی تناظر کے مطالعے کے لیے پاکستان کے سرکاری تعلیمی نصاب، متعلقہ تعلیمی پالیسی دستاویزات اور ثانوی سطح کی منتخب نصابی کتب کو بنیادی ماخذ بنایا گیا ہے۔ تحقیق کے دائرے میں اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان کے مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین کے مواد کو اسلامی اقدار کے مختلف پہلوؤں کی روشنی میں دیکھا گیا ہے۔ اس تجزیے میں موضوعات کی موجودگی، ان کی پیش کش، باہمی ربط اور اخلاقی و معاشرتی تربیت سے ان کے تعلق کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ نصابی کتاب میں کسی قدر یا تصور کا ذکر ہونا اس بات کا قطعی ثبوت نہیں کہ وہ قدر طلبہ کے کردار میں بھی منتقل ہو چکی ہے۔ اس لیے نصابی مواد کے تجزیے اور طلبہ کے عملی رویوں کے تعین کو دو الگ تحقیقی سطحیں سمجھا گیا ہے۔

اسلامی اقدار کا مفہوم اور بنیادی اجزاء

اسلامی اقدار سے مراد وہ اصول، تصورات اور اخلاقی معیارات ہیں جن کی بنیاد قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ پر قائم ہے اور جو انسان کے انفرادی، خاندانی، معاشرتی اور اجتماعی طرزِ عمل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اسلامی تصورِ اقدار میں عقیدہ، عبادت، اخلاق اور معاملات ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک مربوط نظام کے اجزاء ہیں۔ ایمان انسان کے فکری اور روحانی وجود کو بنیاد فراہم کرتا ہے، عبادات اس کے تعلق باللہ کو مضبوط کرتی ہیں، جبکہ اخلاق اور معاملات اس کے کردار اور معاشرتی رویوں کی تشکیل کرتے ہیں۔

اسلامی اقدار کے اہم اجزاء درج ذیل ہیں:

عقیدہ و ایمان

عقیدہ اسلامی شخصیت کی بنیادی اساس ہے۔ توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان انسان کے تصورِ حیات، مقصدِ زندگی اور ذمہ داری کے احساس کو متعین کرتا ہے۔[5] عقیدۂ توحید انسان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسی کے احکام کی پیروی کا شعور دیتا ہے، جبکہ آخرت کا تصور اسے اپنے اعمال کے نتائج اور جواب دہی سے آگاہ کرتا ہے[6]۔ تعلیمی نصاب میں عقائد کی تعلیم کا مقصد صرف بنیادی مذہبی معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ طلبہ میں فکری استحکام، ذمہ داری اور مقصدیت پیدا کرنا بھی ہے۔ اس سلسلے میں اسلامیات کا مضمون بنیادی کردار ادا کرتا ہے، تاہم دیگر مضامین میں بھی اسلامی تہذیب، تاریخ اور فکری روایت کے مناسب تعارف سے اس شعور کو تقویت مل سکتی ہے۔

عبادات اور تعلق باللہ

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اسلامی عبادات کے بنیادی مظاہر ہیں۔ عبادات انسان میں نظم و ضبط، صبر، ایثار، تقویٰ اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ نماز وقت کی پابندی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہے، روزہ ضبطِ نفس اور احساسِ ہمدردی پیدا کرتا ہے، جبکہ زکوٰۃ معاشی تعاون اور ضرورت مندوں کے حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دیتی ہے[7]۔ نصابی تعلیم میں عبادات کے احکام کے ساتھ ان کے

اخلاقی اور معاشرتی مقاصد کی وضاحت بھی ضروری ہے، تاکہ طلبہ عبادات کو محض رسمی اعمال کے بجائے شخصیت سازی اور معاشرتی اصلاح کے ذرائع کے طور پر سمجھ سکیں۔

اخلاقی اقدار

اخلاقی اقدار اسلامی تعلیمات کا مرکزی حصہ ہیں۔ سچائی، امانت، دیانت، عفو و درگزر، صبر، شکر، حیا، تواضع، عدل اور حسنِ سلوک ایسے اوصاف ہیں جو فرد کی شخصیت اور معاشرے کے اجتماعی کردار کو بہتر بناتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ"[8]

ترجمہ: بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔

یہ آیت اسلامی اخلاق اور معاشرتی زندگی کے کئی بنیادی اصولوں کو جامع انداز میں بیان کرتی ہے۔ تعلیمی نصاب میں ان اقدار کی تعلیم کو عملی مثالوں اور روزمرہ زندگی سے متعلق سرگرمیوں کے ساتھ مربوط کیا جائے تو ان کے تربیتی امکانات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

معاشرتی اقدار

اسلامی معاشرتی تعلیمات میں والدین کے حقوق، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، پڑوسیوں کے حقوق، کمزور طبقات کی مدد، یتیموں کی کفالت، احترامِ انسانیت اور اجتماعی تعاون کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ اقدار طلبہ کو ایک ذمہ دار شہری اور مفید معاشرتی فرد بننے کی تربیت فراہم کرتی ہیں۔[9] اسلامی معاشرتی نظام میں حقوق العباد کی اہمیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تعلیمی نصاب میں باہمی احترام، خاندانی ذمہ داری، معاشرتی تعاون اور انسانی وقار کے تصورات کو مناسب جگہ دی جائے۔

عدل، مساوات اور رواداری

عدل اسلامی نظامِ حیات کا بنیادی اصول ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى"[10]

ترجمہ: انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اسی طرح اسلام انسانی مساوات، باہمی احترام اور اختلاف کے باوجود انصاف پر قائم رہنے کی تعلیم دیتا ہے[11]۔ تعلیمی نصاب میں ان اقدار کی تعلیم طلبہ کو تعصب، امتیاز، تشدد اور غیر منصفانہ رویوں سے بچانے میں معاون ہو سکتی ہے۔ رواداری کا تصور بھی اسی تناظر میں اہم ہے، جس کا مطلب اختلاف کے باوجود احترام، انصاف اور پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کی پاسداری ہے۔

خدمتِ خلق اور اجتماعی ذمہ داری

اسلام فرد کو اپنی ذات اور خاندان تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے معاشرے کے دیگر افراد کے حقوق اور ضروریات کا احساس بھی دلاتا ہے۔ خدمتِ خلق، تعاون، ایثار، خیر خواہی اور کمزور طبقات کی مدد اسلامی معاشرتی اقدار میں شامل ہیں۔ تعلیمی اداروں میں ان اقدار کو عملی سرگرمیوں، سماجی خدمت اور اجتماعی منصوبوں کے ذریعے تقویت دی جا سکتی ہے۔

پاکستان کے سرکاری تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی اہمیت

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کی شمولیت محض ایک مذہبی یا روایتی ضرورت نہیں بلکہ ریاست کی نظریاتی بنیادوں، آئینی رہنمائی اور معاشرتی ضروریات سے بھی وابستہ ہے۔ قومی نصاب کی تشکیل میں آئینِ پاکستان کے بنیادی اصولوں کو رہنما حیثیت حاصل ہے۔ ان اصولوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عدل، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کے فروغ کے ساتھ مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ نیشنل کریکولم فریم ورک میں آئینی بنیادوں کی وضاحت کرتے ہوئے یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ پاکستان کے نصاب کی تشکیل میں اسلامی تعلیمات، بنیادی حقوق اور مذہبی اقلیتوں کے مذہبی و ثقافتی حقوق کو پیشِ نظر رکھا جانا چاہیے۔ اسی طرح نیشنل ایجوکیشن پالیسی ڈیولپمنٹ فریم ورک 2024 میں اسلامی اقدار اور اخلاقیات کو تعلیمی نظام کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے اور عدل، مساوات، ہمدردی اور رحم دلی جیسی اقدار کو طلبہ کی اخلاقی تربیت سے مربوط کیا گیا ہے۔[12]

اس تناظر میں سرکاری تعلیمی نصاب کی ذمہ داری صرف اسلامی معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اسے ایسا تعلیمی ماحول تشکیل دینے میں بھی مدد دینی چاہیے جس میں طلبہ اسلامی اقدار کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سمجھنے اور اختیار کرنے کے قابل ہوں۔

اسلامیات کی نصابی کتب میں اسلامی اقدار کی عکاسی

اسلامیات کا مضمون اسلامی اقدار کی تعلیم و تفہیم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مضمون کے ذریعے طلبہ کو قرآن مجید، حدیث نبوی ، عقائد، عبادات، سیرتِ طیبہ اور اسلامی اخلاق سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس اعتبار سے اسلامیات کا نصاب طلبہ کے دینی شعور اور اسلامی شناخت کی تشکیل میں براہِ راست کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قرآنی تعلیمات اور اخلاقی رہنمائی

قرآن مجید اسلامی اقدار کا بنیادی ماخذ ہے۔ اسلامیات کی نصابی کتب میں قرآنی آیات اور ان کے تراجم و مفاہیم کے ذریعے طلبہ کو توحید، رسالت، آخرت، عدل، تقویٰ، صبر، شکر، امانت اور حسنِ اخلاق جیسے موضوعات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ ان تعلیمات کی افادیت اس وقت مزید بڑھتی ہے جب آیات کے مفہوم کو طلبہ کی روزمرہ زندگی اور معاشرتی مسائل سے مربوط کیا جائے۔

سیرتِ نبوی اور عملی نمونہ

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اسلامی اقدار کی عملی تشریح اور بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی صداقت، امانت، عفو و درگزر، عدل، رحم دلی، تحمل اور خدمتِ خلق طلبہ کے لیے کردار سازی کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[13]

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

اسلامیات کے نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات کو محض تاریخی معلومات کے طور پر پیش کرنے کے بجائے ان سے حاصل ہونے والے اخلاقی، معاشرتی اور تربیتی اسباق کو نمایاں کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر صلحِ حدیبیہ سے عہد کی پابندی، حکمت اور تحمل؛ فتح مکہ سے عفو و درگزر؛ اور مدینہ منورہ میں مواخات سے اخوت و ایثار کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

عبادات اور عملی زندگی

اسلامیات کی نصابی تعلیم میں عبادات کے احکام کے ساتھ ان کے مقاصد اور عملی اثرات کی وضاحت بھی اہم ہے۔ نماز کی پابندی، روزے کے ذریعے ضبطِ نفس، زکوٰۃ کے ذریعے معاشی ہمدردی اور حج کے ذریعے اتحاد و مساوات کا تصور طلبہ کے کردار اور معاشرتی رویوں پر مثبت اثرات مرتب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لیے تدریسی عمل میں عبادات کو صرف فقہی معلومات یا امتحانی سوالات تک محدود رکھنے کے بجائے ان کے اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں کو بھی واضح کیا جانا چاہیے۔

اسلامی اخلاق اور معاشرتی ذمہ داریاں

اسلامیات کا مضمون سچائی، امانت، احترامِ والدین، حسنِ سلوک، حقوق العباد اور معاشرتی ذمہ داری جیسے موضوعات کے ذریعے طلبہ میں اخلاقی شعور پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ تاہم اس تعلیم کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ کو ان اقدار کے عملی تقاضوں سے بھی آگاہ کیا جائے، مثلاً تعلیمی معاملات میں دیانت، امتحانات میں نقل سے اجتناب، وعدے کی پابندی، دوسروں کے حقوق کا احترام اور اجتماعی املاک کی حفاظت۔[14]

اردو کی نصابی کتب میں اسلامی اقدار کی عکاسی

اردو زبان و ادب کا مضمون طلبہ کی لسانی صلاحیتوں کے ساتھ ان کے فکری، تہذیبی اور اخلاقی شعور کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نصابی ادب کے ذریعے طلبہ مختلف شخصیات، واقعات، معاشرتی مسائل اور انسانی رویوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لیے اردو کی نصابی کتب میں شامل نثری و شعری مواد اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے ایک اہم وسیلہ بن سکتا ہے۔

اخلاقی اور اصلاحی موضوعات

اردو نصابی کتب میں ایسے مضامین، کہانیاں اور نظمیں شامل کی جاسکتی ہیں جن میں سچائی، محنت، دیانت، امانت، صبر، شکر، خدمتِ خلق، احترامِ والدین اور انسانی ہمدردی جیسے موضوعات نمایاں ہوں۔ اس نوعیت کا ادبی مواد طلبہ کو اخلاقی اصولوں سے مانوس کرتا ہے اور انہیں مختلف عملی صورتوں میں ان اصولوں کی اہمیت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

اسلامی شخصیات اور تاریخی نمونے

اردو نصابی کتب میں اسلامی تاریخ اور تہذیب سے وابستہ شخصیات کے حالات و کارناموں کا تعارف طلبہ میں علمی و اخلاقی تحریک پیدا کر سکتا ہے۔ ان شخصیات کی زندگیوں سے عزم، محنت، علم دوستی، شجاعت، دیانت اور خدمتِ انسانیت جیسے اوصاف کو نمایاں کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ادب محض زبان سیکھنے کا ذریعہ نہیں رہتا بلکہ کردار سازی کا وسیلہ بھی بن جاتا ہے۔

زبان، تہذیب اور اسلامی تشخص

زبان کسی قوم کی تہذیبی شناخت اور فکری روایت کی حامل ہوتی ہے۔ اردو ادب میں اسلامی تہذیب، معاشرتی روایات، دینی تصورات اور اخلاقی تعلیمات کے متعدد پہلو موجود ہیں۔ نصابی انتخاب میں ایسے مواد کو مناسب اہمیت دینا ضروری ہے جو طلبہ کو اپنی تہذیبی روایت سے متعارف کرائے اور ساتھ ہی انسانی احترام، علمی وسعت اور مثبت معاشرتی رویوں کی تربیت بھی فراہم کرے۔

ادبی مطالعے سے عملی تربیت

اردو کے اسباق کو محض تشریح، خلاصہ اور امتحانی تیاری تک محدود رکھنے کے بجائے ان کے اخلاقی و فکری پہلوؤں پر گفتگو بھی ہونی چاہیے۔ اگر کسی سبق میں دیانت، ایثار یا انسانی ہمدردی کا ذکر ہو تو استاد طلبہ کو اس تصور کی عملی اہمیت سمجھانے کے لیے روزمرہ زندگی سے مثالیں دے سکتا ہے۔ اس طریقے سے ادبی مواد اخلاقی تربیت میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

مطالعہ پاکستان کی نصابی کتب میں اسلامی اقدار کی عکاسی

مطالعہ پاکستان کا مضمون طلبہ کو پاکستان کی نظریاتی بنیادوں، تحریکِ پاکستان، قومی تاریخ، جغرافیائی و معاشرتی خصوصیات اور شہری ذمہ داریوں سے آگاہ کرتا ہے۔ اس مضمون میں اسلامی اقدار کی عکاسی اس اعتبار سے اہم ہے کہ پاکستان کی قومی شناخت اور نظریاتی پس منظر اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کی تہذیبی و تاریخی جدوجہد سے وابستہ ہیں۔

نظریۂ پاکستان اور اسلامی شناخت

مطالعہ پاکستان میں نظریۂ پاکستان اور تحریکِ پاکستان کا مطالعہ طلبہ کو قیامِ پاکستان کے تاریخی اور نظریاتی پس منظر سے آگاہ کرتا ہے۔ اس

موضوع کی تدریس میں اسلامی تہذیبی شناخت، مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات اور سیاسی جدوجہد کے تاریخی عوامل کو متوازن اور مستند انداز میں پیش کرنا ضروری ہے۔

قومی یکجہتی اور اخوت

اسلامی تعلیمات مسلمانوں کو اخوت، اتحاد اور باہمی تعاون کا درس دیتی ہیں۔ مطالعہ پاکستان کے ذریعے طلبہ میں قومی یکجہتی، اجتماعی ذمہ داری اور ملک کی تعمیر و ترقی میں شرکت کا شعور پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ قومی اتحاد کا قیام باہمی احترام، انصاف، قانون کی پابندی اور شہری حقوق کے تحفظ سے وابستہ ہے۔

عدل، مساوات اور شہری ذمہ داریاں

اسلامی تعلیمات میں عدل اور مساوات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مطالعہ پاکستان میں شہری حقوق و فرائض، قانون کی پابندی، قومی وسائل کے تحفظ اور معاشرتی انصاف جیسے موضوعات کو اسلامی اقدار کے ساتھ مربوط کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ایک ذمہ دار شہری ہونا محض قانونی تقاضا نہیں بلکہ اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔

مذہبی رواداری اور اقلیتوں کے حقوق

اسلامی تعلیمات میں انسانی وقار، انصاف اور غیر مسلم شہریوں کے حقوق کے تحفظ کو اہمیت حاصل ہے۔ مطالعہ پاکستان کے نصاب میں مذہبی رواداری اور اقلیتوں کے آئینی حقوق کا مناسب تعارف طلبہ میں احترام، برداشت اور پرامن بقائے باہمی کا شعور پیدا کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔ یہ پہلو پاکستان کے کثیر المذہبی اور متنوع معاشرتی ماحول کے تناظر میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔

مختلف نصابی مضامین میں اسلامی اقدار کا باہمی ربط

اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے یہ ضروری ہے کہ انہیں صرف اسلامیات کے مضمون تک محدود نہ رکھا جائے۔ اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان اپنے اپنے دائرے میں اسلامی اقدار کی تعلیم و تفہیم کے مختلف امکانات رکھتے ہیں۔ ان مضامین کے درمیان مربوط حکمتِ عملی اختیار کرنے سے طلبہ کو اسلامی اقدار کا زیادہ جامع تصور فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اسلامیات اسلامی تعلیمات کے بنیادی مصادر اور احکام سے آگاہ کرتی ہے۔ اردو ان اقدار کو ادبی، اخلاقی اور معاشرتی مثالوں کے ذریعے ذہن نشین کرنے میں مدد دیتی ہے، جبکہ مطالعہ پاکستان انہیں قومی تاریخ، اجتماعی زندگی اور شہری ذمہ داریوں کے تناظر میں سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مثلاً عدل کی قدر اسلامیات میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بیان کی جاسکتی ہے، اردو میں کسی ادبی سبق یا واقعے کے ذریعے اس کی عملی اہمیت واضح کی جاسکتی ہے اور مطالعہ پاکستان میں اسے شہری حقوق، قانون کی حکمرانی اور سماجی انصاف کے ساتھ مربوط کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امانت، دیانت، رواداری، خدمتِ خلق اور احترامِ انسانیت جیسے موضوعات کو مختلف مضامین میں باہمی ربط کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے۔

اس مربوط اندازِ تدریس سے طلبہ کو یہ تصور حاصل ہوتا ہے کہ اسلامی اقدار زندگی کے کسی ایک شعبے تک محدود نہیں بلکہ ان کا تعلق فرد، خاندان، معاشرے اور ریاست کے تمام معاملات سے ہے۔

نصابی تعلیم اور عملی کردار سازی کے درمیان تعلق

اسلامی اقدار کے فروغ میں ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا نصابی معلومات بذاتِ خود طلبہ کے کردار میں مطلوبہ تبدیلی پیدا کر سکتی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نصابی تعلیم ضروری بنیاد ضرور فراہم کرتی ہے، لیکن عملی کردار سازی کے لیے اس کے ساتھ تدریسی، تربیتی اور معاشرتی عوامل کا مؤثر ہونا بھی ضروری ہے۔

استاد کا کردار

استاد تعلیمی عمل میں محض معلومات منتقل کرنے والا فرد نہیں بلکہ طلبہ کے لیے ایک عملی نمونہ بھی ہوتا ہے۔ اگر استاد خود دیانت، وقت کی پابندی، انصاف، برداشت اور حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرے تو اس کا طرزِ عمل طلبہ کی تربیت میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس نصابی کتاب میں اخلاقی تعلیمات کی موجودگی کے باوجود اگر تعلیمی ماحول میں ان اقدار کی عملی مثالیں نہ ملیں تو ان کی تربیتی افادیت محدود رہ سکتی ہے۔[15]

تدریسی طریقۂ کار

اسلامی اقدار کی تعلیم کے لیے محض روایتی لیکچر یا حفظ پر مبنی طریقہ کافی نہیں۔ مباحثہ، گروہی سرگرمیاں، عملی مثالیں، مطالعاتی منصوبے، اخلاقی مسائل پر گفتگو اور سماجی خدمت کے منصوبے طلبہ کو اقدار کی عملی اہمیت سمجھانے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

تعلیمی ماحول

تعلیمی ادارے کا ماحول بھی اسلامی اقدار کے فروغ میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ طلبہ کے ساتھ منصفانہ رویہ، نظم و ضبط، باہمی احترام، صفائی، امانت داری، عدمِ تشدد اور امتیازی سلوک سے اجتناب ایسے عوامل ہیں جو نصابی تعلیم کو عملی تجربے میں تبدیل کرتے ہیں۔

امتحانی نظام اور اخلاقی تربیت

اگر امتحانی نظام صرف معلومات یاد کرنے اور تحریری جوابات دینے کی صلاحیت کو جانچتا ہو تو طلبہ کی اخلاقی اور معاشرتی تربیت کا مکمل اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لیے نصابی مقاصد کے مطابق ایسی سرگرمیوں اور جائزے کے طریقوں کو بھی اہمیت دینی چاہیے جن سے طلبہ کی عملی شرکت، ذمہ داری، تعاون اور اخلاقی شعور کے پہلو سامنے آ سکیں۔

تجزیاتی بحث

پاکستان کے سرکاری ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کے مطالعے سے چند بنیادی امور سامنے آتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ اسلامی اقدار کی تعلیم کو ایک الگ مذہبی مضمون تک محدود نہیں سمجھنا چاہیے۔ اسلامیات ان اقدار کے بنیادی دینی مصادر اور اصول فراہم کرتی ہے، اردو ان کے ادبی اور اخلاقی اظہار کا موقع دیتی ہے، جبکہ مطالعہ پاکستان ان اقدار کو قومی تاریخ اور اجتماعی ذمہ داریوں کے تناظر میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ دوسرا اہم پہلو اسلامی اقدار کی معلوماتی اور تربیتی حیثیت میں فرق ہے۔ کسی نصابی کتاب میں سچائی، امانت یا عدل کا ذکر ہونا ایک علمی پہلو ہے، لیکن طلبہ کو ان اقدار کی عملی اہمیت سمجھانا اور ان کے مطابق رویے اختیار کرنے کی تربیت دینا ایک الگ تعلیمی تقاضا ہے۔ اس لیے نصابی مواد کی جانچ صرف موضوعات کی موجودگی سے نہیں بلکہ ان کی وضاحت، عملی مثالوں اور تدریسی امکانات کی روشنی میں بھی ہونی چاہیے۔

تیسرا پہلو نصابی مضامین کے باہمی ربط سے متعلق ہے۔ اگر اسلامی اقدار کو ہر مضمون میں الگ تھلگ اور غیر مربوط انداز میں پیش کیا جائے تو طلبہ کے لیے ان کا جامع تصور تشکیل پانا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس مربوط نصابی حکمتِ عملی طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ عدل، دیانت، رواداری اور ذمہ داری جیسے اصول مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور قومی زندگی میں یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔ چوتھا پہلو نصاب اور عملی تعلیمی ماحول کے تعلق سے متعلق ہے۔ نصابی کتابیں اخلاقی اصولوں کی وضاحت کر سکتی ہیں، مگر ان اصولوں کے عملی فروغ کے لیے استاد کا کردار، ادارے کا ماحول، تعلیمی نظم و ضبط اور طلبہ کی عملی سرگرمیاں بھی اہم ہیں۔ اس اعتبار سے اسلامی اقدار کا فروغ ایک مشترکہ تعلیمی ذمہ داری ہے جس میں نصاب، استاد، ادارہ اور خاندان سب کا حصہ ہے۔ پانچواں پہلو قومی شناخت اور مذہبی رواداری میں توازن کا ہے۔ اسلامی اقدار کے فروغ کا مطلب یہ ہے کہ طلبہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عدل، احترامِ انسانیت، حسنِ سلوک اور ذمہ داری کو سمجھیں۔ اسی کے ساتھ پاکستان کے آئینی تناظر میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق، مذہبی آزادی اور پرامن بقائے باہمی کا شعور بھی پیدا کیا جانا چاہیے۔ یہ پہلو اسلامی عدل اور معاشرتی انصاف کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

نتائجِ تحقیق

زیرِ نظر مطالعے سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں:

1. اسلامی اقدار کا فروغ پاکستان کے تعلیمی نظام کے نظریاتی، آئینی اور اخلاقی تقاضوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔
2. اسلامی اقدار کا دائرہ عقائد اور عبادات تک محدود نہیں بلکہ اخلاق، معاملات، معاشرت، عدل، مساوات، رواداری اور اجتماعی ذمہ داریوں کو بھی محیط ہے۔

3. اسلامیات کا مضمون اسلامی اقدار کے بنیادی مصادر اور تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔
4. اردو کی نصابی کتب میں ادبی، اخلاقی اور اصلاحی مواد کے ذریعے اسلامی اقدار کی تفہیم اور کردار سازی کے امکانات موجود ہیں۔
5. مطالعہ پاکستان اسلامی اقدار کو قومی شناخت، تاریخی شعور، شہری ذمہ داریوں اور اجتماعی زندگی کے تناظر میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
6. اسلامی اقدار کے مؤثر فروغ کے لیے مختلف نصابی مضامین کے درمیان باہمی ربط اور ہم آہنگی ضروری ہے۔
7. نصابی کتابوں میں اسلامی اقدار کی موجودگی بذاتِ خود ان کے عملی نفاذ کی ضمانت نہیں؛ اس کے لیے مؤثر تدریسی طریقوں اور تربیتی ماحول کی ضرورت ہے۔
8. استاد کا عملی کردار، تعلیمی ادارے کا ماحول اور امتحانی نظام اسلامی اقدار کی تعلیم کو عملی زندگی سے مربوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
9. اسلامی اقدار کے فروغ کے ساتھ مذہبی رواداری، انسانی احترام اور تمام شہریوں کے آئینی حقوق سے متعلق شعور پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔
10. اسلامی اقدار کی تعلیم کو معلوماتی اور امتحانی دائرے سے آگے بڑھا کر عملی کردار سازی اور معاشرتی ذمہ داری کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔

سفارشات

1. ثانوی تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کو صرف اسلامیات تک محدود رکھنے کے بجائے اردو، مطالعہ پاکستان اور دیگر متعلقہ مضامین میں بھی مناسب باہمی ربط کے ساتھ پیش کیا جائے۔
2. نصابی کتب میں اسلامی اقدار کے موضوعات کو روزمرہ زندگی کی عملی مثالوں اور طلبہ کے تجربات سے مربوط کیا جائے۔
3. اساتذہ کے لیے اسلامی اخلاق، تربیتی تدریس اور کردار سازی کے موضوعات پر خصوصی تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔
4. تعلیمی اداروں میں دیانت، نظم و ضبط، احترامِ انسانیت، صفائی، تعاون اور انصاف پر مبنی ماحول کو فروغ دیا جائے۔
5. نصابی سرگرمیوں میں مباحثے، گروہی منصوبوں، مطالعاتی سرگرمیوں اور خدمتِ خلق کے عملی پروگراموں کو شامل کیا جائے۔
6. نصاب کی جانچ اور نظر ثانی کے دوران اسلامی اقدار کی موجودگی کے ساتھ ان کی وضاحت، توازن اور تربیتی افادیت کو بھی معیار بنایا جائے۔
7. طلبہ میں مذہبی رواداری، انسانی وقار اور تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے احترام کا شعور پیدا کیا جائے۔

8. امتحانی نظام میں ایسی سرگرمیوں اور جائزے کے طریقوں کو بھی جگہ دی جائے جو طلبہ کی عملی شرکت، تعاون اور ذمہ دارانہ رویوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

خاتمہ

پاکستان کے سرکاری تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار کی عکاسی اور فروغ کا موضوع محض نصابی مواد کے تجزیے تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق نئی نسل کی فکری، اخلاقی اور معاشرتی تشکیل سے ہے۔ اسلامی تعلیمات علم، ایمان، اخلاق اور عمل کو ایک مربوط نظام کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ اس لیے تعلیمی نصاب کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آسکتی ہے جب اسلامی اقدار کو معلوماتی موضوعات کے بجائے عملی زندگی کے رہنما اصولوں کے طور پر سمجھایا جائے۔

اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان اپنے اپنے دائرے میں اسلامی اقدار کے فروغ کے اہم ذرائع ہیں۔ اسلامیات ان اقدار کی دینی بنیاد واضح کرتی ہے، اردو ان کے اخلاقی اور ادبی اظہار میں معاون بنتی ہے اور مطالعہ پاکستان انہیں قومی و اجتماعی زندگی سے مربوط کرتا ہے۔ ان مضامین کے مابین مربوط حکمتِ عملی اختیار کر کے طلبہ میں ایسا شعور پیدا کیا جاسکتا ہے جو انہیں نہ صرف اپنی دینی و تہذیبی شناخت سے آگاہ کرے بلکہ ایک ذمہ دار، باکردار اور مفید شہری بننے میں بھی مدد دے۔ تاہم یہ مقصد صرف نصابی کتابوں میں اسلامی موضوعات شامل کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے مؤثر تدریس، تربیت یافتہ اساتذہ، عملی سرگرمیوں، منصفانہ تعلیمی ماحول اور نصاب کے مسلسل جائزے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اسلامی اقدار کا فروغ ایک ہمہ جہت تعلیمی عمل ہے جس میں نصاب، استاد، تعلیمی ادارہ، خاندان اور معاشرہ سب اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع

---

[1] المجادلہ:11:58

[2] الطبري، محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر، جامع البيان في تأويل القرآن، محقق: أحمد محمد شاكر، ناشر: مؤسسة الرسالة، طبع اول، 1420ھ - 2000 م، ج23، ص247

[3] الجمعہ:2:62

[4] رازی، أبو عبد الله محمد بن عمر مفاتيح الغيب = التفسير الكبير، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت، طبع سوم - 1420ھ، ج17، ص186

[5] ابو حامد محمد بن محمد الغزالی، احیاء علوم الدین، ربع العبادات، کتاب قواعد العقائد، الباب الأول: في ترجمة عقيدة أهل السنة (بیروت: دار المعرفة، د.ت)، ج1، ص51

[6] القرآن الکریم، البقرۃ 2:21–22؛ النساء 4:136؛ الذاریات 51:56؛ الملک 67:2؛ الزلزلۃ 99:7–8

[7] محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد في هدي خير العباد، تحقیق شعیب ارناؤوط و عبد القادر ارناؤوط (بیروت: مؤسسة الرسالة، 1994ء)، ج1، کتاب الصلاۃ؛ ج2، کتاب الصیام؛ ج2، ص23

[8] النحل:16:90

[9] ابو علی احمد بن محمد ابن مسکویہ، تهذيب الأخلاق و تطهير الأعراق، تحقیق قسطنطين زريق (بیروت: الجامعة الأمريكية في بيروت، 1966ء)، 135–173

[10] المائدہ:8:5

[11] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، تفسير القرآن العظيم، محقق: سامي بن محمد سلامة، ناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع، طبع دوم 1420ھ - 1999 م، ج2، ص433

[12] Government of Pakistan, Ministry of Federal Education and Professional Training, National Curriculum Framework (Islamabad: Ministry of Federal Education and Professional Training, 2017), 13.

[13] الاحزاب:21:33

[14] 2. Government of Pakistan, Ministry of Federal Education and Professional Training, Character Education Curriculum (Islamabad: National Curriculum Council, 2025)عنوان ، "Rights of Society" ، جماعت

نہم و دہم کے تعلیمی نتائج۔

[15] Thomas Lickona, Educating for Character: How Our Schools Can Teach Respect and Responsibility (New York: Bantam Books, 1991), 72.